

## گرمی سے حریت کی اک آتش کدہ متبادل

باطل پسند ہونا بڑا سود مند تھا وہ مرد باخدا تو مگر حق پسند تھا  
 بے موٹ بے ہراس گزاری تمام عمر تھی حرص عز و جاہ نہ خوف گزند تھا  
 اٹھی نہ سوئے دولتِ دنیا کبھی نظر کس درجہ بے نیاز دل مستند تھا  
 چلتا فریب دانہ و دام اس پہ کس طرح سدہ نشیں بلند زکید و کمند تھا  
 تھا درد ملک و ملت اسے جان سے عزیز درماں سے بے نیاز دل درد مند تھا  
 گرمی سے حریت کی اک آتشکدہ تھا دل اور دل میں جو خیال تھا گویا سپند تھا  
 اس ساجرِ کلام کے ایک ایک لفظ میں اک قلم معافی و منوم بند تھا  
 دار و رسن کے پنجہ خرمیں سے بے نیاز محبوب اس کو سلسلہ قید و بند تھا  
 ہم اور اس کی موت کے شایان شان غم اس کا مقام و مرتبہ بسمل بلند تھا  
 بسمل سعیدی - دہلی



## وہ پیکرِ حمیت و غیرت نہیں رہا،

سرمایہ دار حسنِ خطابت نہیں رہا آئینہ دار شوکتِ ملت نہیں رہا  
 پروانہ چراغِ رسالت نہیں رہا اور رازدارِ ختمِ نبوت نہیں رہا  
 افسوس وہ شہیدِ نبوت نہیں رہا واحسرتا! امیرِ شریعت نہیں رہا  
 اک برق بے لانا تھا جو باطل کے واسطے وہ شعلہ نوائے صداقت نہیں رہا  
 افسوس بزمِ عشق پر طاری ہے اک سکوت لذت شناسِ دردِ محبت نہیں رہا  
 ممتاں جس کے فقر سے شاہی کا ہم نشین وہ پیکرِ حمیت و غیرت نہیں رہا  
 جس نے کھی کھی کو کیا آشنائے درد نغمہ طرازِ گلشنِ وحدت نہیں رہا  
 رنگیں ہے جس سے قصہ آزادی وطن صد حیثیت وہ مجاہدِ ملت نہیں رہا  
 تھا عالمِ شباب کو پیری پہ جس کی ناز وہ استرّاجِ دین و سیاست نہیں رہا  
 انگریز جس کے نام سے لرزاں تھا آج تک وہ استرّاجِ دین و سیاست نہیں رہا  
 حیرت لہ پہ اس کی ہوں رحمت کی بارشیں

صد نازشِ تلووتِ قرآن نہیں رہا حیرت جلالپوری